کوئی الہام صحیح نہیں ٹھیر سکتا" (تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲۵)

"ظاہر ہے جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اُس پر اعتبار نہیں رہتا" (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۲۲)

نتیجہ | مرزائیو! بتاؤ مرزا صاحب کے الہامات صحیح ہیں یا غلط؟ (حبیب اللہ)

کھلا عریضہ بخدمت جناب خلیفہ صاحب قادیانی

جناب میاں صاحب! آپ نے اپنے ٹریکٹ "ندائے ایمان" نمبر ۱ کے صفحہ ۴ میں فرمایا ہے۔ "جو سوالات کسی کے نزدیک حل طلب ہوں تو وہ ہم کو اطلاع دے ہم حل کرینگے۔ لہذا برائے مہربانی میرے مفصلہ ذیل سوال حل کر دیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ جناب مرزا صاحب نے اپنے آپ کو "درثمین" "حقیقۃ الوحی" اور "ازالہ اوہام" حصہ اول میں مثیل آدم۔ مسیح۔ موسےٰ۔ ابراہیم۔ داؤد اور یعقوب علیہم السلام فرمایا ہے۔ بیشک کسی شخص کے اوصاف اور زندگانی کے واقعات اور حالات مطابق نہوں وہ مثیل ہونیکا اہل نہیں ہو سکتا۔ لہذا اگر اس اصول کے مطابق حضرت مرزا صاحب کی پیدائش اور زندگانی کی حالات کا مقابلہ مندرجہ بالا نبیوں سے کیا جائے تو واقعات مرزا صاحب کی تحریر کے برعکس ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً قرآن میں ارشاد ہے تو حضرت آدم علیہ السلام مع اپنی زوجہ شریفہ جنت میں داخل کئے گئے اور وہاں سے نکالے گئے اسیطرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے فرزند ارجمند حضرت یوسف علیہ السلام میں جدائی ہوئی جس سے یعقوب علیہ السلام کی بصارت جاتی رہی اور یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کو اپنے پاس بلایا تھا۔ اور عیسےٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے عقائد سے بیزار ہو کر ہجرت کر گئے تھے۔ اور خدا نے داؤد علیہ السلام کیلئے پہاڑوں کو مسخر کیا اور پہاڑ انکے ساتھ سورج ڈوبے اور سورج نکلے تسبیح کہتے تھے۔ لیکن مرزا صاحب نہ جنت میں معیت اپنی حرم داخل کئے گئے۔ نہ اُنکی کسی فرزند سے جدائی ہوئی۔ اور نہ مرزا صاحب بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور نہ جناب نے ابراہیم علیہ السلام کیطرح اپنے وطن سے ہجرت کی۔ اور نہ کوئی پہاڑ انکے ماتحت مسخر کیا گیا۔ لہذا اس مقابلہ سے مرزا صاحب اپنے دعوے میں فیل ثابت ہوتے ہیں۔ پس جناب یہ معمےٰ حل کریں کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپ کو مثیل ان انبیاء کا کیوں کہا؟ (حافظ فضل الرحمن کلرک